رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام منیجر ہو۔

ایڈیٹر: غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۳۹	مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۲۲ء	پنجشنبہ	مطابق ۲۵ر ربیع الاول ۱۳۴۱ھ	جلد ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ حسب ذیل ہے۔ حضور کو کل (۱۳ر نومبر) سردرد کا دورہ تھا۔ دن کے ۹ بجے سے شروع ہو کر رات تک رہا۔ دن کے پہلے حصہ میں تو حضور تحریر کا کام کرتے رہے لیکن کچھ وقت کے لئے مجبوراً چھوڑنا پڑا۔ اسی وجہ سے نماز ظہر میں بھی نہ آسکے۔ رات کے دس بجے کے قریب خاکسار سیر سر درد اور گردوں کی دوائی لگوانے میں جب کمرہ میں داخل ہوا تو حضور تیزی کے ساتھ تحریر کے کام میں مصروف تھے۔ اتفاقاً قلم کی سیاہی ختم ہوگئی اور مجھے جلدی دوائی لگانے کا موقعہ مل گیا۔ دوائی لگوانے کے بعد حضور نے مجھے گیارہ ہے تک بیٹھ رہنے کا ارشاد فرمایا۔ کیونکہ گیارہ سے کچھ زیادہ وقت ہو چکا تھا۔ پھر حضور لکھنے میں مشغول ہوگئے۔ وضع صحت کی یہ حالت اور ادھر اس قدر محنت احباب بدل حضور کی صحت کیلئے دعاؤں میں مداومت اختیار کریں۔ خاکسار حشمت اللہ

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

(از مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

کیڈونا میں تبلیغ اور اسٹیشن ماسٹر کا اسلام

دوران قیام کیڈونا مقامی شائقین حق کا سلسلہ آمد و رفت بکثرت جاری رہا۔ حکومت کے دفاتر میں اہل سیرالیون اور گولڈ کوسٹ اور جنوبی نائجیریا کے لوگ ہیں۔ اہل شمال مسلمان اور تعلیم مروجہ سے محروم ہیں۔ اس لئے حکومت کے عہدہ جات غیر ملکی لوگوں کو دئے جاتے ہیں۔ بہرحال یہ مسیحی ملازمین حکومت متواتر آتے رہے۔ اور خوب عیسائیت اور اسلام پر سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ بہت لوگ ایمان لائے مگر ابھی خفیہ اعلان سے جھجکتے ہیں۔ مسٹر جیکسن نے بیعت کی۔ اور پھر یوسف جیکسن ہوا۔

کیڈونا کے سٹیشن ماسٹر (Innarary)

انوریری برٹش گاناکے مشہور شہر (Demarara) ڈیمارارا کے باشندہ اور میتھوڈسٹ یعنی انوریری ویلین بلحاظ نسل سے ہیں۔ نہایت ذہین اور خوب تعلیم یافتہ ہیں۔ انکا خیال تھا کہ جس طرح مذہبی لوگ ہمیشہ ان کے پاس آتے اور توہم پرست باتیں کرتے ہیں۔ ایسا ہی مسلم مشنری بھی ہوگا۔ مجھے بلانے پر محض اظہار اخلاق کے لئے تشریف لائے۔ اور جب میں نے بعض عیسائی نوجوانوں کے سوالات کا جواب دیا۔ تو مسٹر انوریری بہت متوجہ ہوئے۔ اور ۲ گھنٹہ تک مجھ سے اسلام کے اصول پر گفتگو کی۔ پھر رات کو ٹیچنگ آف اسلام پڑھی۔ اور بولے "مجھے آج مذہب پر یقین ہوا۔ اور میں اسلام پر قائم و پابند ہونے کا عہد کرونگا۔ اور اس عہد کو نبھاؤنگا"۔ اور دوسری صبح کو آئے اور فرمایا۔

I accept Islam میں نے کھانے پینے کی
بابت استفسار کیں۔ اور نماز کی کتاب دی۔
... محمد احمد۔ ... نام پیش کئے۔ مسٹر انور بیری نے سب
سے آخر نام اپنے لئے منظور کیا۔ اور اب وہ محمود انور بیری ہیں
الحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں نے اس خبر کو بذریعہ تار لیگوس
پہونچایا۔ تو راستہ کے تار بابوؤں نے کیڈونا کے تار بابو سے متواتر
دریافت کیا کہ کیا مسٹر انور بیری بھی مسلمان ہوئے ہیں۔ اور مسٹر
[illegible] جواب دیا۔ ہاں ہاں مسٹر انور بیری سٹیشن ماسٹر
کیڈونا۔ نائجیریا میں بہت مسلمان عیسائی ہوئے ہیں۔ مگر کوئی
تعلیم یافتہ مسیحی آجتک مسلمان نہیں ہوا۔ اس لئے لوگوں کو اس
پہلی مثال سے بہت تعجب ہوا۔

زاریہ میں تبلیغ

زاریہ شمالی نائجیریا کے نہایت اہم شہروں میں سے ایک ہے۔ اور امیر زاریہ
صالح محمد قریباً دس لاکھ لوگوں پر حکومت کرتا ہے۔ امیر
اندرونی انتظام میں خود مختار ہے۔ اوس کا اپنا جیل اپنا
محکمہ قضا اور اپنی پولیس ہے۔ امور خارجہ میں اس کا تعلق
دنیا سے بتوسط ریذیڈنٹ ہے۔ جو نو آبادی میں جسے
سابنگری یا قصبہ نو کہتے ہیں۔ معہ برطانوی حکام رہتا ہے
میرے زاریہ پہونچنے پر تمام یوروبا مسلمان استقبال کیلئے
اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسٹر سلیمان سٹنبیاری احمدی نے
اپنے مکان میں میری رہائش کا انتظام کیا تھا۔ زاریہ میں
جا کر ایک ہفتہ رہا اور [illegible] روزانہ وعظ کیا۔ اور گھر پر
مسیحی متلاشیان حق کا تانتا بندھا رہا۔ ریذیڈنٹ مسٹر
[illegible] لینگ کمال ادب و احترام سے پیش آئے۔
اور امیر سے ملاقات کا انتظام کیا۔ امام اور اس کے دونوں نائب
اسلام میں داخل ہوئے۔ اور ہزاروں لوگوں نے کمال اخلاص
دکھایا۔ اور ہوسا و یوروبا ہر دو لوگوں نے بیعت کی۔ مکمل فہرست
ابھی تک نہیں آئی۔ اور نہ ہی صحیح تعداد کا اندازہ ہو سکتا ہے
احمدی کی خبر باوچی سطح مرتفع اور دیگر مقامات پر دور دراز
قطعات ملک میں پہنچانے کا انتظام کیا۔ لوگوں نے وعدہ کیا کہ
وہ اپنے ملکوں میں یہ خبر پہنچائینگے۔ مسیحی مشن میں جو چند ایک
ہوسا لوگ تھے۔ وہ وہاں سے نکل آئے۔ اور غریب پرستاران
مسیح کی برسوں کی کمائی کا خاتمہ ہو گیا۔ جماعت احمدیہ قائم
ہو گئی۔ اور مدرسہ و مسجد کی تجویز زیر غور ہے۔

امیر زاریہ کا دربار

۱۷ اگست۔ یوم جمعرات امیر زاریہ کا پیغام آیا کہ وہ ۳ بجے
مل سکینگے۔ اور اس غرض کے لئے امیر موصوف خود گھوڑے
پر گئے اور موٹر مجھے بھیج دی۔ ۲½ بجے عاجز معہ سکرٹری
اور دو احمدی ہمراہیان زاریہ گاؤں کو جو امیر کا قیامگاہ اور
۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ روانہ ہوا۔ تمام شہر پرانی طرز کا
گارے سے بنا ہوا ہے۔ محل شاہی بھی اسی ساخت کا ہے۔
دروازہ محل پر موٹر ٹھہری اور دربار ہال میں جو تاریک تھا۔
وزیر اعظم نے جو عربی بولتے تھے۔ مجھے اس خود مختار حاکم سے
روشناس کرایا۔ امیر صاحب کو ان کی رعایا شاذ ہی دیکھتی
ہے۔ کبھی عید پر نظر آجائیں یا جمعہ کے دن کوئی دیکھ لے
آپ ایک بلند تخت پر تشریف فرما تھے۔ اور میرے لئے اس کے
برابر فرش پر کرسی بچھائی گئی تھی۔ باقی تمام امراء و وزراء و علماء
بے فرش فرش خاک پر بیٹھے تھے۔ یہی شمال کا طریق ادب
ہے۔ ہال میں بھو لگیا۔ دروازہ محل پر پہونچتے ہی زاکی
کا نعرہ بلند ہوا اور تمام لوگ جھک گئے۔ یہ شاہی سلام
ہے۔ جو شمال میں امیروں اور حکام اعلیٰ برطانیہ کے لئے
مخصوص ہے۔ کرسی پر بیٹھتے ہی امیر کی مزاج پرسی کی اور
اپنا تعارف کمال تفصیل سے کرایا۔ اس کے بعد پانی پت کے
چاولوں کا تحفہ اور خطبہ الہامیہ کے پیش کرنے اور اسلام کا [illegible]
دکھانے کا وقت تھا۔ اور کمرہ بالکل تاریک اس لئے عرض
کیا گیا کہ دوسری جگہ انتظام ہو۔ چنانچہ حلوہ خانہ میں خاص انتظام
ہوا۔ اور وہاں تحفہ شہزادہ ویلز سے فوٹو دکھائے۔ ٹیچنگ آف
اسلام سے عربی انگریزی تحریر۔ البشریٰ و مسیح و تحفۃ الملوک
سے عربی اور انگریزی عبارتیں دکھا کر بتایا کہ ہم کس طرح
دنیا میں کام کر رہے ہیں۔

اس کے بعد میں نے انگریزی میں بامداد ترجمان
حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی پر تقریر کی۔ محولہ بالا تحائف
پیش کئے۔ تقریر کے بعد امراء و علماء کی طرف سے سوالات
ہوئے۔ اور وزیر نے عربی میں سوالات کئے۔ جب اللہ تعالیٰ کی تائید
سے جوابات عربی میں دئے گئے۔ اور آیات و احادیث کے
حوالجات پیش کئے۔ تو الحمد للہ کہ کل دربار نے سر ہلا دیا۔ اور
خوشی کی علامات ہر ایک کے چہرہ سے ظاہر ہوئیں۔ میرا سینہ [illegible]
گیا۔ اور امیر اب بدلے ہوئے مخلص امیر تھے۔ جو میدان [illegible]
موٹر تک مجھے چھوڑنے آئے۔ میں نے ان کے لئے دعا کی اور ان کو
حضرت مسیح پاک کا پیغام ماننے کی تحریک کی جس جرأت اور تائید الٰہی سے
ایک ایسے بادشاہ کے دربار میں جو ہندوستانی راجاؤں سے زیادہ
اختیار رکھتا ہے میں نے پیغام حق پہنچایا۔ اس پر میرے دوست حیران
و بہت خوش تھے۔ میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ یہ
بیج ضرور بار آور ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

امیر کی خوشنودی مزاج اور تحائف

امیر المعظم نے دوسرے دن اپنی خوشنودی مزاج کا اظہار ان تحائف سے کیا جو وہ گورنر کو پیش کیا کرتے ہیں۔ یعنی القمح (گیہوں) جو امیر کے سوا اور کسی کو میسر نہیں آتا۔ چاول اور بطخ مجھے بطور تحفہ بھیجیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

خریداران الفضل سے معذرت

احباب کرام! الفضل کی کتابت و چھپائی پہلے دو نمبروں سے کچھ خراب ہو رہی ہے۔ مجھے آپ صاحبان سے زیادہ اس کا احساس ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ الفضل کا اس کاتب جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت نے ایک اور ضروری کام پر لگا دیا ہے۔ اور جو کاتب [illegible] رہ سکا ہے۔ وہ نو آموز ہے۔ اس لئے لکھائی اچھی نہیں۔ اور اسی وجہ سے چھپائی بھی اچھی نہیں جب تک بامر مجبوری یہی حال رہے گا۔ ہماری جماعت کے نوجوان اس فن کی طرف توجہ فرمائیں۔ افسوس یہ ہے کہ جو دو تین نوجوان ہم نے سکھائے وہ ابھی [illegible] کمال حاصل نہ کر چکے۔ جو انہیں وجہ معاش کی فکر پڑ گئی۔ اور اس طرح پر ان سے حظ کچے رہے۔ غیر احمدی کاتب قادیان ڈیوڑھی اجرت پر بھی آنا قبول نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بعض وجوہات سے ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔ اچھے ہی دوست ہمت فرمائیں۔ یہ فن سیکھیں۔ اس میں کمال پیدا کر کے [illegible] اخبار یا کتابیں لکھیں۔ دارالامان میں رہائش کا ثواب بھی پائیں۔ اور وجہ معاش بھی۔ امید ہے۔ یہ اپیل خالی نہ جائیگی۔

خاکسار: منیجر الفضل قادیان

اطلاع

چونکہ درس القرآن کے مرتب کرنے کا کام ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے اخبار کا کام سنبھال لیا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۲ء

مخالفین مسیح موعودؑ کی ستم ظریفی

حضرت مرزا صاحب کا مذہب

آج کل ہمارے بعض مخالفین اصولی مسائل پر گفتگو کرنے میں اپنی کمزوری اور ناکامی دیکھتے ہوئے یہ کہدیتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے مسلمان ہونے پر بحث کرو۔ اس کے سوا ہم اور کسی مسئلہ پر گفتگو نہیں کرینگے۔ حالانکہ انہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ جو شخص مسیح اور مہدی ہونے کا مدعی ہے۔ اس کے دعاوی کو پرکھنا چاہیئے۔ اگر وہ اپنے دعاوی میں سچا ثابت ہوگیا۔ تو اس کا مسلمان ہونا بھی ثابت ہو جائیگا۔ لیکن اس کے مسلمان ثابت ہونے سے اس کے دعاوی کا تو فیصلہ نہیں ہو جائیگا۔ حضرت مرزا صاحب کے اسلام پر بحث کرنے والا خود بھی تو مسلمان ہونے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ اور بھی بہت سے لوگوں کو وہ مسلمان سمجھتا ہے۔ لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ جن کو وہ مسلمان سمجھتا ہے انہیں مسیح اور مہدی بھی تسلیم کرتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو حضرت مرزا صاحب جنہیں مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ ہے۔ ان کے دعاوی کو چھوڑ کر اس امر پر بحث کرنا۔ کہ وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن جن لوگوں کی غرض تحقیق حق نہ ہو۔ بلکہ فتنہ و فساد۔ شرارت۔ اور ہنگامہ آرائی ہو۔ وہ ایسی ہی باتوں میں نہ الجھیں۔ تو کیا کریں؟

آہ۔ کیا ہی افسوس کا مقام ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جنہوں نے اپنی ساری عمر اسلام کی خدمت میں گزار دی۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کے زور قلم نے مخالفین اسلام کے چھکے چھڑا دئے۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کی ان تحریر دل نے جو آپؑ نے اسلام کی تائید میں لکھیں۔ مخالفین اسلام کو حیران و ششدر کر دیا۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جنہوں نے اسلام کو دشمنوں کے پنجوں سے چھڑا کر ایک زندہ اور طاقتور مذہب بنا دیا۔ وہ حضرت مرزا صاحبؑ جن کے پیرو دنیا کے کناروں تک پہنچ کر خدا اور اس کے رسول کا نام بلند کر رہے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لا رہے ہیں۔ ان کی نسبت ایسے لوگ جن کی یہ حالت ہے۔ نہ انہیں خدمت اسلام کی توفیق ہے۔ نہ مخالفین اسلام کے حملوں کے اندفاع کی طاقت ہے۔ نہ اشاعت اسلام کی ہمت ہے۔ اس امر پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ مسلمان تھے یا نہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ اسلام کی اس قدر خدمت کرنے اور دشمنان اسلام کے مقابلہ میں اسلام کو اس طرح غالب کرنے کے باوجود مسلمان نہیں ہیں۔ تو کیا وہ لوگ مسلمان ہیں۔ جو مخالفین اسلام کے سامنے آنے کی بھی جرأت نہیں رکھتے۔ جنہوں نے دوسروں کو اسلام کا معتقد تو کیا بنانا ہے۔ اپنے شرمناک اعمال اور اخلاق سے خود مسلمانوں کو برگشتہ کر رہے ہیں۔ جو غیر ممالک میں جا کر اسلام کی اشاعت کرنا تو الگ رہا۔ ہندوستان میں بھی اشاعت اسلام کی جرأت نہیں رکھتے۔

یہ بات ہم کئی مرتبہ بیان کر چکے ہیں۔ اور اب پھر کہتے ہیں۔ کہ اس وقت تمام دنیا سوائے اس جماعت کے جو حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ قائم ہوئی۔ اور کوئی جماعت ایسی نہیں ہے۔ جو مخالفین اسلام کے حملوں کو رد کرتے ہوئے تبلیغ اور اشاعت اسلام کے کام کو سرانجام دے رہی ہو۔ مسلمان کہلانے والوں کی دنیا میں بہت بڑی تعداد ہے۔ ان کے پاس مال بھی ہیں۔ حکومتیں بھی ہیں۔ ان میں علم کا دعویٰ رکھنے والے بڑے بڑے عالم بھی ہیں۔ لیکن کوئی بتائے۔ کہ دنیا کے کونوں تک پہنچ کر حضرت مرزا صاحب کے غریب و مسکین خادم نعرہ اللہ اکبر سنا رہے ہیں۔ یا دوسرے مسلمان تثلیث کی جگہ توحید حضرت مرزا صاحبؑ کے تعلیمات قائم کر رہے ہیں۔ یا حضرت مرزا صاحبؑ کے منکر۔ ظلمت کفر کو نور اسلام سے۔ حضرت مرزا صاحبؑ کے ماننے والے بدل رہے ہیں یا آپؑ کے نہ ماننے والے۔ اگر یہ سب کچھ حضرت مرزا صاحبؑ کے ہی خدام کر رہے ہیں۔ اور ان کے سوا اور کسی کو اس طرف توجہ بھی نہیں۔ تو اس سے بڑھکر حضرت مرزا صاحبؑ کے شیدائے اسلام ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

یہ تو عملی ثبوت ہی اس بات کا کہ حضرت مرزا صاحب اسلام کے ایسے عاشق تھے کہ انھوں نے نہ صرف اپنا سب کچھ اسلام پر قربان کر دیا۔ بلکہ ہر اس شخص کو جو آپ پر سچے دل سے ایمان لایا۔ اور آپ کے احکام پر عمل پیرا ہوا اسلام کا عاشق بنا دیا۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دنیا اور اس کی ساری الفت اور محبت ہیچ کر دی۔

اب ہم آپؑ کے چند ایک اقوال سے دکھاتے ہیں۔ کہ آپکو اسلام اور عقائد اسلام پر کیسا زبردست ایمان اور ایقان حاصل تھا۔

(۱) حضرت مرزا صاحبؑ اپنے ایک اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاٰمَنْتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْمِ وَاتَّبَعْتُ اَفْضَلَ الرُّسُلِ اللّٰهِ وَخَاتَمَ الْاَنْبِیَآءِ اللّٰهِ مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰى وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَبِّ اَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ عِبَادِكَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا یَعْلَمُ غَیْرُكَ وَاَنْتَ خَیْرُ الشَّاهِدِیْنَ ؕ

ترجمہ:۔ "میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے پر۔ اور ایمان لاتا ہوں میں خدا کی کتاب عظیم پر جو کہ قرآن کریم ہے۔ اور تابعداری کرتا ہوں میں تمام رسولوں سے افضل رسول اور خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں علی وجہ البصیرۃ کہ کوئی معبود و مسجود و خالق نہیں سوائے اللہ تعالےٰ واحد کے جس کا کوئی شریک نہیں۔ محمد خدا کا خاص بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے میرے رب مجھکو مسلمان ہی زندہ رکھ اور اسلام پر ہی وفات دے اور میرا حشر اپنے مسلمان بندوں کے ساتھ کیجیو اور تو ہی جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے۔ اور سوائے تیرے دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ اور تو ہی میرا سب سے بہتر گواہ ہے۔"

(۲) ازالہ اوہام جلد اول صفحہ ۱۳۷ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر میں اپنے مذہب کا لب لباب یوں بیان فرماتے ہیں۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باریتعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنےٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ غرض ہمارا ان تمام باتوں پر ایمان ہے۔ جو قرآن شریف میں درج ہیں۔ اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ اور تمام محدثات اور بدعات کو ہم ایک فاش ضلالت اور جہنم تک پہنچانے والی راہ یقین رکھتے ہیں۔"

(۳) حضرت مرزا صاحب نے اپنی ایک تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۸۷ و ۳۸۸ میں رسول کریمؐ۔ قرآن مجید اور دیگر عقائد اسلام کے متعلق عربی میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر اور افضل الرسل اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام ان انسانوں سے جو گذر چکے یا آئندہ قیامت تک ہوں گے۔ افضل ہیں۔ اور آنحضرتؐ نے خود بنفس نفیس اپنے دست مبارک سے مجھکو تربیت فرمایا ہے۔ اور مجھ پر اپنی عظمت اور شان کو ظاہر کر کے بڑے بڑے اپنے اسرار مجھکو سکھلائے ہیں۔ اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ اسپر کہ قرآن شریف کی ہر ایک آیت ایک موجزن دریا ہے جو ہدایت کی ہر قسم کی باریکیوں سے پُر ہے۔ اور ہمارا عقیدہ ہے کہ جنت اور دوزخ اور قیامت اور معجزات انبیاء حق ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ نجات صرف اسلام ہی میں ہے۔ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری و اطاعت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے اور جو کچھ اسلام کی تعلیم کے برخلاف ہے ہم اس سے بیزار اور بری ہیں۔ اور جو کچھ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے لائے۔ اسپر ہمارا ایمان ہے۔ اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کنہ کو نہ بھی جانتے ہوں۔ اور جو شخص ان عقائد کے خلاف ہماری طرف کوئی عقیدہ منسوب کرتا ہے۔ وہ ہم پر جھوٹ بولتا اور افترا کرتا ہے۔ پس اے لوگو خدا سے ڈرو اور جو بجیں ذلیل سانپ کی طرح مجھے کاٹنے کو دوڑتا۔ اور جہالت و نادانی سے اپنی خواہشات اور ہواء نفسانی کا پیرو ہو کر میری تکفیر کرتا ہے۔ اس کی ہرگز تصدیق نہ کرو۔ اور آگاہ رہو کہ اسلام میرا دین اور توحید پر میرا یقین ہے۔ اور میرا دل کبھی مجرد ہو کر گمراہی کے پیچھے نہیں پڑا۔ اور جو شخص قرآن مجید کو چھوڑ کر قیاسی باتوں پر چلتا ہے۔ وہ اس شخص کے مانند ہے۔ کہ جو ایک خطرناک جنگل میں جہاں ہر طرح کے درندے ہوں داخل ہو گیا اور ایک بھیڑیئے نے آکر اس کو پھاڑ ڈالا۔ اور وہ جان سے مارا گیا۔ خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جان نثار غلام حضرت سیدنا امام احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں"

(۴) نور الحق حصہ اول کے صفحہ ۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے۔ اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں۔ اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا۔ اس کو قبول کرتے ہیں۔ چاہے ہم اس کو سمجھیں یا اس کے بھید کو نہ سمجھیں۔ اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں۔ اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں"

(۵) کرامات الصادقین کے صفحہ ۲۵ میں فرماتے ہیں۔

"میں عامۂ ناس پر ظاہر کرتا ہوں۔ کہ مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے۔ اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں۔ جسقدر خدا تعالےٰ کے پاک نام ہیں۔ اور جسقدر قرآن کریم کے حروف ہیں۔ اور جسقدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالےٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اسکو پوچھا جائیگا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا و رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالےٰ یہی پلہ بھاری ہوگا!"

(۶) ایام صلح صفحہ ۸۶ و ۸۷ میں لکھتے ہیں۔

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا کِتَابُ اللّٰہِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں۔ بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور

اس دین کو رسول ؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ اَلَا اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ وَالْمُفْتَرِیْنَ ؂

ایک طرف ان خدمات جلیلہ پر نظر کر کے جو حضرت مرزا صاحب نے اسلام کی کی ہیں۔ اور اب ان کی پیدا کی ہوئی روح کے ذریعہ آپ کے خدام کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ کی ان چند تحریروں کو رکھکر جو بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں۔ اسلام سے ذرا بھی تعلق رکھنے والے شخص کو تو آپ کے اسلام پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ ہاں وہ لوگ جن کے دل میں نہ اسلام کا درد ہے۔ اور نہ اسلام سے واقفیت۔ ان سے سوائے اس کے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اس انسان کو جس نے اس زمانہ میں اسلام کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کا سامان کیا۔ اس کو دشمن اسلام قرار دیں۔

ہم سمجھدار اور غور و فکر کرنے والے اصحاب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ اگر ان کے سامنے کوئی حضرت مرزا صاحب کو اسلام کا مخالف یا عقائد اسلام کا منکر قرار دے۔ تو وہ اس کی جانچ کرتے وقت حضرت مرزا صاحب کی ان تحریروں کو ضرور مد نظر رکھیں۔ اور خدا کے خوف کو دل میں جگہ دیکر فیصلہ کریں۔

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ

امید ہے یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ شائع کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی ہے۔ اور جیسا کہ "نور" کے تازہ پرچہ سے ظاہر ہے۔ ۲۸ پاروں کا ترجمہ ختم ہو چکا ہے۔ اور ان میں سے تین پاروں کا ترجمہ پریس میں ٹائپ بھی ہو چکا ہے۔ اس کے خرچ کا اندازہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) لگایا گیا ہے۔ اور جس طرح بھی ہو سکا۔ شیخ صاحب موصوف اس کا انتظام کرنے کا مصمم ارادہ رکھتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک بہت عظیم الشان کام ہے۔ اس لئے احباب کو حتی الوسع اس میں ہاتھ بٹانا چاہیئے۔ اور گورمکھی ترجمہ کے خریدار پیدا کر کے ابھی سے ان کے نام بھیجنے شروع کر دینے چاہئیں۔

۱۳۴۰ ہجری اور مسلمانوں کا مہدی

زمیندار ۳ نومبر میں بعنوان "افکار و حوادث" حسب معمول سوقیانہ لہجہ میں ہم پر نظر عنایت کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"کل کی ڈاک میں ایک اور حقیقت کا انکشاف ہوا کہ گنا چور ضلع جالندھر میں ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہونے والا مہدی آخر الزمان نے خروج کیا۔ جو نبوت و رسالت کے بھی مدعی ہیں۔"

"الفضل معترض ہے کہ ۱۳۴۰ھ میں مہدی کا ظہور کیوں نہ ہوا۔ چنانچہ اس کے جواب میں گنا چور والے مہدی کا دعوےٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مہدویت جھوٹا تھا۔ پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہونے والے مہدی وہی صاحب ہیں۔ اب قادیانی اور گنا چوری آپس میں نپٹ لیں۔ کہ کس مہدی کا دعویٰ زبردست ہے۔ اور ہمیں امید ہے کہ عامة المسلمین کو اپنے جھگڑے سے بے نیاز رکھیں گے"

اس کے متعلق "زمیندار" سے ہمارا "[illegible]" یہ ہے۔ کہ ۱۳۴۰ھ میں مہدی کے خروج یا بعثت کے منتظر تو آپ اور آپ کے "عامة المسلمین" علماء و صوفیاء تھے۔ نہ کہ ہم۔ اس لئے گنا چوری مہدی کا دعویٰ عین آپ ہی کی منشاء اور خواہشات کے مطابق ہے۔ کیونکہ بقول زمیندار ایک مہدی ۱۳۴۰ھ میں بھی آخر مبعوث ہو ہی گئے۔ اس لئے زمیندار اور اس کے عامة المسلمین کو چاہئے۔ کہ فوراً قبول کر لیں۔ اور مہدی گنا چوری کی دعوة پر لبیک کہکر اس کے علم برداروں اور خدام بارگاہ میں شرف اولیت حاصل کریں۔ رہے ہم "قادیانی" ہمیں کسی نئے فیصلہ کی اب کیا ضرورت ہے۔ جبکہ ہم اس وقت فیصلہ کر چکے ہیں۔ جب خدا کا سچا مہدی مبعوث ہوا۔ اور جس کی شہادت زمین۔ آسمان دے چکا ہے اور دے رہا ہے۔

زمیندار اور دجال کا دعویٰ

اسی مضمون میں "زمیندار" قمطراز ہے۔ کہ

"دنیا میں خدائی کے دعویدار پیدا ہوئے۔ پیغمبری۔ رسالت۔ نبوت۔ اور ولایت کے مدعی آئے۔ لیکن آج تک کسی نے دجالیت کا دعوےٰ نہ کیا۔ رفتار زمانہ سے امید رکھنی چاہئے کہ عجوبہ روزگار سرزمین ہند سے جہاں ہر طرح کی آزادی ہے کوئی نہ کوئی دجال بھی خروج کرنے والا ہے"

نہ معلوم سرزمین ہند میں ہر طرح کی آزادی سے "زمیندار" کا کیا مطلب ہے۔ اگر سیاسی آزادی مراد ہے۔ تو گورنمنٹ کے خلاف "زمیندار" کا چیخنا چلانا عبث ہے۔ اور اگر اس سے مذہبی آزادی مراد ہے۔ تو آزادی کے دلدادہ "زمیندار" کو سب سے پہلے خود اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر "دجالیت کا دعویٰ" کر دینا چاہیئے۔ تاکہ جہاں اس نے مزعومہ سیاسی آزادی کے حصول کی خاطر کئی چٹکیاں کھائی ہیں۔ وہاں مذہب میں آزادی اختیار کرنے کا مزا بھی چکھ لے۔

عیسائیت میں تجرد کی مصیبت

گولڈ کوسٹ لیڈر نے اور دوسرے مغربی افریقہ کے اخبارات نے ایک اٹالین اخبار کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ کیتھولک نائب ہائے پاپائے روم و دیگر راہبان نے پوپ سے استدعا کی ہے۔ کہ گرجا کے کارکنوں سے تجرد کی پابندی کو دور کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ مصیبت موت سے زیادہ سخت ہے۔" پروٹسٹنٹ لوگ اس خبر پر بہت خوش ہیں۔ مگر کیتھولک ناراض۔ اور جواباً کیتھولک حلقوں میں خبر گرم ہے کہ "پوپ نے اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے"۔ اس قسم کی تحریکات دنیا کے اسلام کی طرف میلان کا اظہار کر رہی ہیں۔ کیونکہ اسلام ہی وہ کامل مذہب ہے جس نے تجرد سے روکا۔ اور رہبانیت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ عیسائی اس مصیبت سے نکلنے کیلئے اسلام کی طرف رخ کریں۔ ورنہ ناممکن ہے کہ وہ ان ناگفتہ بہ حالات سے محفوظ رہ سکیں۔ جو رہبانیت کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔

عیسائیت کی یہ تعلیم بھی اسی کی ان دوسری تعلیموں کی طرح ہے۔ جو ناقابل عمل ہیں۔ اس لئے یہ بائیبل میں ہی بند رہنے کے قابل ہے۔ اور اس کی بجائے اسلامی حکم پر عمل کرنا لابدی ہے۔ جس کے لئے پادری صاحبان بڑے زور سے کوشش کر رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

غیر از جماعت لوگوں سے میل جول کی تلقین

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۳ر نومبر ۱۹۲۲ء)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

انتباہ ہماری جماعت جن حالات میں سے گذر رہی ہے اسکی وجہ سے بعض ایسے نتائج پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ اگر ان کو دور کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو ہماری آئندہ ترقی میں یقیناً روک پڑ جائیگی۔ دنیا دی اخلاق حالات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ مگر ان حالات کے اظہار میں بد نتائج سے بچنے۔ اور اچھے نتائج کے جلب کرنیکی کوشش کی جائے تو مفید اور اگر کوشش نہ کی جائے اور ان حالات کے اثرات بد کو جو اخلاق و طبیعت اور جوارح پر پڑتے ہیں۔ دور نہ کیا جائے۔ تو برا نتیجہ ہوتا ہے۔

ہمارے دعاوی کی قدامت وہ کیا اثرات ہیں۔ جن کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہیں۔ کہ موجودہ زمانہ میں ہماری جماعت کمزور ہے۔ ہماری جماعت جو دعاوی کرتی ہے۔ وہ گو قدیم ہیں۔ لیکن اس زمانہ کے لئے نئے ہیں۔ جب سے آدمی پیدا ہوا ہے۔ یہی دعوی اور یہی خیال چلا آیا ہے۔ ہمارا غیر احمدیوں سے یہ اختلاف نہیں کہ روزہ رکھو یا نماز پڑھو۔ ہم بھی نماز اور روزہ یونہی ادا کرتے ہیں جس طرح وہ ادا کرتے ہیں۔ بلکہ بعض عقائد میں اختلاف ہے۔ جو ان کے خراب ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے عقائد قدیم ہیں۔ لیکن لوگوں کے لئے یہ خیالات اور عقائد نئے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے اُن اعمال و رسوم و عادات پر اعتراض کرتے ہیں۔ جو انہوں نے خود پیدا کر لئے ہیں۔ جو عمل وہ اب کرتے ہیں۔ اگر یہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بھی کرتے تو ہم میں اور ان لوگوں میں کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ بلکہ ہم اور وہ ایک ہوتے۔

اسیطرح ہماری عیسائیوں سے لڑائی نہیں۔ کہ ہم کوئی نئی بات کہتے ہیں۔ بلکہ ہم میں اور ان میں یہ لڑائی ہے۔ کہ انہوں نے وہ راستہ چھوڑ دیا ہے۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا راستہ تھا اسیطرح ہمیں یہود سے یہ اختلاف نہیں۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نئے عقائد لائے تھے۔ جن کو وہ نہیں مانتے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر یہود حضرت موسیٰ کی تعلیم پر قائم ہوتے۔ تو ان کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بھی بری نہ لگتی۔

پس ہمارا اختلاف کسی نئی بات کے باعث نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لئے ہے۔ جو سب سے پرانی ہے۔ مگر دنیا اس کو نئی سمجھتی ہے

اختلاف لباس اور طبعی شرم دنیا میں ایسا ہوتا ہے۔ ایک چیز جو ایک شخص کو اچھی لگتی ہے۔ وہ دوسرے کو بری لگتی ہے۔ بعض علاقوں کے لوگ تہبند باندھتے ہیں۔ اور ایک ملک کے لوگ اس قسم کا پائجامہ پہنتے ہیں۔ جس میں سے پنڈلیاں نظر آتی ہیں۔ کوئی شلوار نما پائجامہ پہنتے ہیں۔ کوئی شلوار کوئی اس قسم کا پاجامہ جسکو شرعی کہتے ہیں۔ گو معلوم نہیں کہ وہ کونسی شریعت ہے جس کے مطابق وہ شرعی پاجامہ کہلاتا ہے۔ کسی ملک میں لوگ لنگوٹی ہی پہنتے ہیں۔ کچھ لوگ ننگے ہی رہتے ہیں۔ مگر کسی خاص قسم کے لباس کے بارے میں شریعت نے احکام نہیں دئے ہم تہبند اور پائجامہ نہیں پہنتے۔ جو عام طور پر ریاستوں میں پہنا جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی پہنے۔ تو ہم اس پر اعتراض بھی نہیں کرتے انگریز خواہ وہ مسلم ہوں وہ پتلون پہنتے ہیں۔ ہم ان پر بھی اعتراض نہیں کرتے۔ کیونکہ انسان ہر وضع کا لباس پہن سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایسا نہ ہو جس سے عبادت میں روک پیدا ہو۔ کیونکہ شریعت نے نہ کسی لباس سے روکا ہے۔ نہ کسی خاص کا حکم دیا ہے۔ بلکہ جس ملک میں جو رواج اور پسندیدہ ہے وہ لوگ پہنتے ہیں۔ اور انسان لباس اپنی جسمانی حالت اور ملک کی حالت کو دیکھکر خود بنا سکتا ہے۔ اور خاص قسم کے لباس سے نہ صحت پر اثر پڑتا ہے۔ نہ روحانیت پر۔ مگر باوجود اس کے جو شخص پاجامہ کا عادی ہے۔ وہ تہبند باندھنے پر شرمائیگا۔ تہبند ایسی چیز نہیں جس کیلئے کسی خاص مشق کی ضرورت ہو۔ کیونکہ اتنا تہبند تو ہر ایک شخص باندھ سکتا ہے۔ کہ معمولی طور پر ستر پوشی کر سکے۔ گو اس قسم کے تہبند بھی باندھنے والے ہوتے ہیں۔ کہ ان کے تہبند دوڑنے اچھلنے کودنے وغیرہ میں نہیں کھلتے۔ اور ایسا تہبند جو معمولی طور پر ستر پوشی کر سکے۔ ایک بچہ بھی باندھ سکتا ہے۔ لیکن جب ایک شخص کو جو تہبند باندھنے کا عادی نہ ہو۔ کہا جائے کہ تہبند باندھو تو وہ شرم کریگا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ باندھنا نہیں جانتا۔ کیونکہ میں نے بتایا ہے۔ کہ اس کے باندھنے کے لئے کسی خاص مشق کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسکی وجہ صرف اسکے لئے تہبند کا نئی چیز ہونا ہے۔

پس تہبند باندھنے میں اس لئے شرم نہیں کی جاتی۔ کہ یہ عمدہ پوشاک نہیں۔ یا یہ ادنیٰ درجہ کی پوشاک ہے کیونکہ لنگیاں وغیرہ قیمتی بھی ہوتی ہیں بلکہ وہ لوگ جو اسکے عادی نہیں اس کے باندھنے سے شرم اس لئے کرتے ہیں۔ کہ پاجامہ پہننے والے کے لئے تہبند باندھنا نئی چیز ہے۔

نئی چیز سے جھجک طبعی امر ہے یہ بات کہ نئی چیز سے شرم اور جھجک ہوتی ہے۔ ایک طبعی بات ہے۔ تین ماہ کے بچے کو بھی اگر کوئی نیا شخص گود میں لینے لگے۔ تو وہ شرم محسوس کرتا ہے۔ اور اس کے چہرے پر گھبراہٹ سی آجاتی ہے۔ نئے آدمی کو دیکھکر اسکی طبعی شرم ظاہر ہو جاتی ہے۔ پس ہم جو باتیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں گو وہ قدیم ہیں۔ مگر لوگوں کیلئے چونکہ نئی چیزیں ہیں اس لئے وہ ان سے شرم کرتے ہیں۔

احمدیت اور بعض لوگوں کے دنیوی مفاد اور بعض لوگوں کے فوائد اسکے بھی خلاف ہیں۔ مثلاً جیسے گدیاں ہیں۔ وہ احمدیت کے بعد کہاں قائم رہ سکتی ہیں۔ اور وہ علماء جنہوں نے تحقیق کے بعد جماعتیں بنائی ہیں۔ اور لوگ ان کی عزت بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی نظر میں ان کی حیثیت استاد کی ہے۔ لیکن اگر وہ ہماری جماعت میں داخل ہونگے۔ تو وہ لوگ جو ان کے تابع ہیں۔ اگر ان کے ساتھ احمدی نہ ہوں۔ تو وہ ان کی کس طرح ماتحتی کر سکتے ہیں اور اگر وہ لوگ بھی احمدی ہو جائیں۔ تو وہ سمجھینگے۔ کہ ہماری اور مولوی کی ایک ہی حیثیت ہے۔ کیونکہ کوئی مولوی خواہ کیسے ہی جب سلسلہ میں داخل ہونگے۔ تو ان کو قرآن کریم کی تفسیر کے اصول سیکھنے ہونگے۔ سلسلہ کی تعلیم سے واقف ہونا ہوگا۔ اور وہ مولوی جو پہلے سلسلہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور جو انکی

نظروں میں حقیر تھے۔ ان کی دنیا پرستی گرد ی کرنی پڑ گئی۔ وہ اعلیٰ لوگوں پر حکومت کرنے ہی جاتے ہیں۔ ان کو بھی ان لوگوں کی باتیں گری کرتی اور ان کی بات ماننی پڑ گئی۔ جن کے رتبے کے لوگوں کی بات ماننے کے وہ عادی نہیں ہوتے۔ پس ان میں سے بھی تو وہ لوگ ہیں جن کے راستہ میں سلسلہ کے قبول کرنے میں طبعی شرم حائل ہے اور کچھ اپنے رسوخ کو قائم رکھنے کے لئے ایسے لوگوں کی طبعی شرم جوش میں آکر انہیں سلسلہ میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ اور وہ جوش میں آکر رک جاتے ہیں۔ جیسا کہ بچہ ہوتا ہے۔ کہ اگر اس کی ماں اس کے سامنے آئے تو وہ اس سے نہیں گھبرائے گا۔ مگر اس کی ماں کو ہوا کہا جائے۔ تب بھی وہ اس سے نہیں ڈرے گا۔ لیکن اگر کوئی غیر عورت آئے جس سے کہ وہ طبعی شرم کے باعث ڈرے گا۔ اگر یہ بھی کہہ دیا جائے کہ وہ ہوا آیا۔ تو وہ بے اختیار رو دیگا۔

اسی طرح علماء۔ صوفیاء۔ اور لیڈروں میں سے بھی کئی طبعی شرم کے باعث جھجکتے ہیں۔ اور دوسروں کو روکتے ہیں۔ یہی حال غیر مذاہب کے لوگوں کا ہے۔ کہ وہ بھی نئی چیز سے جھجکتے ہیں۔ اور چونکہ عوام اپنے اکابر کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اس لئے رک جاتے ہیں۔ پھر بعض ظالم گروہ چھینتے ہیں کہ احمدیوں پر قبضہ کرتے گھروں سے نکالتے عورتیں چھینتے۔ اور بس لگتا ہے تو جان سے بھی مار ڈالتے ہیں۔ اور بعض ایذائیں پہنچا کر اپنے نزدیک کار ثواب کرتے ہیں۔ ان مظالم کا ایک خطرناک نتیجہ نکلا ہے۔ جو ایک طبعی امر ہے۔ جس کا اگر انسداد نہ کیا گیا تو ہماری تبلیغ بالکل رک جائیگی۔

مظالم کا نتیجہ

جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ ہماری جماعت کمزور ہے۔ اور اسپر ہر طرح کے مظالم کئے جاتے ہیں۔ اور انسان کی طبیعت میں یہ داخل ہے۔ کہ جن لوگوں کی طرف سے اسپر طرح طرح کے مظالم توڑے جائیں وہ ان سے علیحدگی اختیار کر لیتا ہے۔ احمدیت سے قبل ایک شخص کی ایک عزت بنی ہوتی ہے۔ لوگ اس سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن جب وہ احمدی ہو جاتا ہے۔ تو اس سے نفرت اور حقارت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جب وہ کسی مجلس میں جاتا ہے۔ تو شریر لوگ اس کی بے عزتی کرتے اور اسکو دکھ پہنچاتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ بھی طبعی نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ ایسا شخص ایسی مجالس اور اس قسم کے لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیتا ہے۔ جو اس کو دکھ دیتے اور اس کی تحقیر و تذلیل کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح پہلی طبعی بات ہر جگہ پر عمل کرنا درست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی درست نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز سے جو طبعی جھجک رکھی ہے اس سے یہ مطلب نہیں کہ انسان ہر نئی چیز کو چھوڑ دے۔ بلکہ یہ ہے کہ ہر چیز کو اختیار نہ کرے اور جو چیز اختیار کرنے کے قابل ہو۔ اس کو اختیار کرے۔ اسی طرح جو شخص شریروں کی شرارتیں دیکھ کر ان سے مجتنب ہوتا ہے۔ وہ بھی اچھا نہیں کرتا کیونکہ اس سے تبلیغ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کے لوگوں سے ملنا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایسا شخص بھی اس طبعی حالت کا غلط استعمال کرتا ہے۔

دوسروں سے میل جول رکھنے کی ضرورت

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں یہ مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ غیروں کی مجالس میں جانے سے جھجکنے لگ گئی ہے۔ اور ان میں سے ملنیت جاتی رہی ہے اور یہ کہ وہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اس مادہ میں بھی کمی آگئی ہے۔ یا زیادہ نہیں رہا۔ اور وہ حالت جو اس سے پہلے سالوں میں تھی۔ وہ اب نہیں رہی۔ اور اس طرح ملنا جلنا ترک ہونے سے جماعت کے رعب میں بھی فرق آگیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ آنکھوں کا جو اثر ہوتا ہے۔ وہ دور کی باتوں کا نہیں ہوتا۔ کوئی شخص کتنا ہی شریر اور مخالف ہو۔ جب اس کے سامنے انسان چلا جائے تو اس کی شرارت میں کمی آجاتی ہے۔ یا کم از کم اس کی آنکھوں میں حیا آہی جاتی ہے۔ تمہارے متعلق مخالفین اس قسم کی ہزار خبریں پڑھیں کہ تم ممالک غیر میں کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہو۔ اس کا ان پر اثر نہیں ہو سکتا جتنا اس کا اثر ہو سکتا ہے۔ کہ تم ان سے ملو۔ اور اپنی زبان سے ان کو حالات سناؤ آجکل جو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ شریر ہیں۔ ان سے کیا ملنا ہے۔ اس سے جماعت پر مظالم میں کمی نہیں آتی۔ بلکہ اگر غیر لوگوں کو ہمارے لوگ ملیں۔ اور تبلیغ کریں اور حالات سے آگاہ کریں تو محض میل ملاقات سے ہی حالات میں تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو شخص ظلم کرتا ہے اس سے ہر حال میں علیحدگی دانائی نہیں۔ بلکہ اس سے ملنا اور اس کو نصیحت کرنا ضروری ہے۔ اور وہ اس کا مستحق ہے۔

اخلاق فاضلہ

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ دوسروں سے ملنساری پیدا کرو۔ اخلاق فاضلہ یہ نہیں ہیں۔ کہ جو تم سے ملتا ہے تم اس سے نرمی کا سلوک کرو۔ بلکہ اخلاق فاضلہ کا منشاء یہ ہے۔ کہ تم لوگوں کے پاس جاؤ۔ اور ان سے ملو۔ اور ان سے ہمدردی اور عمدہ برتاؤ کرو۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ غیر احمدیوں۔ سکھوں۔ عیسائیوں ہندوؤں وغیرہ سب سے ملیں۔ اور تعلقات پیدا کریں۔

غیروں سے ملنے کے معنے عقائد کی قربانی نہیں

مگر یہاں ایک نکتہ اور بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے جس کے نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک گروہ ہلاک ہو گیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ لوگوں سے ملنے اور ہمدردی کرنے اور دنیوی تعلقات رکھنے کے یہ معنے نہیں کہ اپنے مذہبی عقائد بھی ان کی خاطر قربان کریں۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہندوؤں سے تعلقات تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک ضرورت کے وقت ایک مشہور ہندو سے جو آپ کا دعویٰ سے پہلے کا واقف تھا۔ آپ نے قرضہ روپیہ منگوایا تھا۔ اور اس نے بھیجدیا تھا۔ اسی طرح یہاں کے بعض ہندوؤں سے آپ کے تعلقات تھے۔ وہ آپ کے پاس آتے اور گھنٹوں باتیں کرتے رہتے تھے۔ جوانی کے زمانہ سے آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ اور تیس چالیس سال تک آخری عمر میں تعلقات رہے۔ ان لوگوں نے آپ کے الہامات سنے اور معجزات کو دیکھا۔ ان کو تو نہ مانا مگر تعلقات دنیوی پھر بھی رہے۔ کیا ان تعلقات کی وجہ سے آپ نے اسلام کا منشاء چھوڑ دیا یا آپ نے اوروں کو بھی اسلام پر قائم کیا۔ آپ کے سب مذاہب کے لوگوں سے تعلقات تھے۔ مگر ان تعلقات کا مذہبی عقاید پر کچھ اثر نہیں تھا۔ کیونکہ دوستی کے تعلقات کا یہ منشاء نہیں ہوتا کہ مذہبی عقائد کی قربانی کی جائے۔ دوستی کے لئے مذہب کی قربانی نہیں ہوا کرتی۔ پس یہ مت سمجھو کہ اگر غیروں سے دوستی کرینگے۔ تو عقاید مذہبی کی قربانی کرنی پڑیگی۔ دوستی کے لئے مذہب کی قربانی کرنا اپنے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔ دیکھو اگر کسی شخص کا بچہ اس لئے روئے کہ مجھے سنکھیا دو۔ تو ماں باپ کی محبت کا یہ تقاضا نہیں ہے۔ کہ اس کی اس خوشی کو پورا کریں۔ کیونکہ اس میں بچے کا فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔ یا کوئی دوست اپنے دوست کو کہے کہ تم کوئیں میں کود پڑو تو اس بات کا ماننا غلطی ہوگی۔ کیونکہ کنوئیں میں کودنے سے دوست کا فائدہ کچھ نہیں۔ مگر کودنے والے کی جان کا خطرہ ہے۔ پس اگر تم

اپنے عقیدہ کو چھوڑ دو گے تو اس میں دوسرے کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا۔ البتہ تمہارا نقصان ہو گا۔

دوسروں سے کہاں تک ملو یہ بھی مت سمجھو کہ دوستی اسی وقت ہو سکتی ہے

جب عقیدہ قربان کیا جائے کیونکہ دوستی کے لئے عقیدہ قربان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہاں جو کمزور دل کے لوگ ہیں اور دوسرے پر اثر ڈالنے کی بجائے اس کا اثر قبول کرتے ہیں۔ وہ اپنی فکر کریں۔ اگر تم غیروں سے ملو ان سے تعلقات پیدا کرو اور اپنے مذہبی معاملات کو قربان نہ کرو۔ اور باقی دنیوی معاملات میں قربانی کرو۔ ان کی ہمدردی کرو۔ تو وہ لوگ نہ صرف خود تم پر زیادتیاں کرنا چھوڑ دینگے۔ بلکہ اوروں کے مظالم میں بھی تمہارے مددگار ہونگے۔ اور تمہارے حقوق کی حفاظت کرینگے۔

پس دونوں باتوں کو مدنظر رکھو۔ اخلاق کی رعایت رکھو اور مروت کو مت چھوڑو۔ دنیاوی معاملات میں ہمدردی اور غمگساری کرو مصیبتوں میں دوسروں کا ہاتھ بٹاؤ اور نیک مشورے دو۔ اور ان سے مشورے لو۔ اور مشکلات میں ان کے کام آؤ۔ لیکن ان تعلقات کی وجہ سے دین میں خلل نہ آنے دو۔

ترک تعلقات کے نقص کو دور کرو اگر ہمارے احباب ان باتوں کو ملحوظ رکھیں تو نہ نفرت مریگی نہ تبلیغ کے کام میں روک پیدا ہو گی۔ بعض نے نیکی اس کو سمجھ لیا ہے۔ کہ خاموش رہیں۔ اور دوسروں سے تعلقات نہ رکھیں۔ یہ نیکی نہیں ایسے لوگ سست اور غافل ہیں۔ اور یہ ان کی کمزوری ہے۔ اور نقص ہے۔ اس کو دور کرنا چاہیئے۔ اور اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ جو شخص دوسروں سے مل نہیں سکتا۔ وہ بھی بیمار ہے۔ اسکو علاج کرنا چاہیئے۔ اور جو عقائد چھوڑتا ہے وہ بھی اپنے کو ہلاک کرتا ہے۔ چاہیئے کہ لوگوں سے ملو اور ایسے تعلقات پیدا کرو۔ کہ وہ تمہارا اپنے آپ کو محتاج خیال کریں۔

اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ تم لوگوں سے ملو۔ ان کی ہمدردی کرو مگر اپنے عقاید کو لوگوں کی خوشی کے لئے قربان نہ کرو۔ اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ اور لوگوں سے ملنا ترک کر کے دین کی تبلیغ میں روک نہ ہو۔

ضلع گورداسپور کے ایک مخلص احمدی کا انتقال جب دوسرے خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا۔

آج بھی ایک جنازہ ہے۔ گو میں نے اعلان کیا تھا۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک ایسے بھائی جو زمیندار اور مخلص اور جوشیلے احمدی تھے۔ اور جہاں تک میرا ان سے تعلق تھا۔ میں نے ان کو اچھا ہی سمجھا تھا۔ جن کا نام چوہدری علی محمد تھا۔ دنجوال ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ ضلع گورداسپور کی جماعتیں قادیان کی جماعت کو چھوڑ کر علمی حالت میں کمزور ہیں۔ عام طور پر جو لوگ سلسلہ میں داخل ہیں۔ ان میں سے کم ہیں سلسلہ کے لئے غیرت اور دین میں انہماک اور سلسلہ سے واقفیت پیدا کرتے اور سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا خیال ہو ایسے کم ہیں جن پر سلسلہ کی محبت مستولی ہے۔ اور تبلیغ کا جوش ہے۔ لیکن مرحوم انہی کم لوگوں میں سے ایک تھا۔ مخلص اور جوشیلا تبلیغ میں منہمک رہتا تھا۔ میرے نزدیک ان کے فوت ہونے سے جماعت گورداسپور میں کمی آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرے۔ اور مرحوم میں جو غلطیاں ہوں ان کو اپنا رحم کر کے معاف کرے۔ جمعہ کے بعد ان کا جنازہ پڑھا ہو نگا۔

امریکہ میں اشاعت اسلام

تثلیث کی جگہ توحید

گذشتہ جمعرات کو بشپ فرانسس نے حضرت ڈاکٹر مفتی صاحب کو ٹیلیفون پر بلا کر کہا کہ آئندہ سنیچروار کی شام کو اس کے مکان پر شہر کے معزز لوگوں کا جلسہ ہے۔ اور بعض احباب اسلامی مسائل سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ لہذا میں آپ سے جلسہ میں شامل ہونے کی درخواست کرتا ہوں۔ وقت مقررہ پر ہم بشپ صاحب موصوف کے مکان پر پہنچ گئے تھوڑی دیر میں ایک کافی گروہ جس میں قریباً ۴۰ مرد و زن شامل تھے۔ جمع ہو گیا۔ بلحاظ ایک پرائیویٹ میٹنگ کے اسے مجمع کثیر کہنا غلط نہ ہو گا۔ اول بشپ صاحب نے ہم کو سب احباب سے انٹروڈیوس کرایا۔ بعد ازاں مختلف مضامین پر سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ مسیح موعود علیہ السلام کے حواری صادق نے فرداً فرداً سب کو حضرت محمد و احمد علیہم السلام کے نام کی تبلیغ کی اور سب کو تھوڑا تھوڑا لٹریچر دیا گیا۔ یہ جلسہ قریباً ۳ گھنٹہ تک رہا۔ اس لئے حضرت مفتی صاحب کو دل کھول کر انکو تبلیغ کرنیکا خوب موقع ملا۔

دوران گفتگو میں چند لوگ کہنے لگے کہ یہ عجیب بات ہے ہم ہندوستان میں مشنری بھیجتے ہیں۔ اور آپ ہماری طرف ہندوستان سے مشنری ہو کر آئے ہیں۔ اس کے جواب میں حضرت ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ ہندوستان میں امریکن مشن کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ان کو آج تک کامیابی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہاں ربانی مشن قائم ہے۔

بشپ صاحب موصوف نہایت کشادہ دل اور سادہ انسان ہیں۔ چونکہ لوگ زیادہ تھے۔ اور کمرہ تنگ تھا اس لئے چند احباب قالین پر بیٹھے۔ جنمیں بشپ صاحب بھی شامل تھے۔ اور حضرت مفتی صاحب مجمع کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اور ان کے ارد گرد تمام احباب جمع تھے۔ چند شخصوں نے اسلامی عقائد پر سوالات کئے۔ جن کو ڈاکٹر صاحب نے تسلی بخش جواب دیا۔ اور چند لوگوں نے مسجد میں آنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس طرح سے مسیح محمدی کے حواری نے مسیح موسوی کی کھوئی ہوئی بھیڑوں میں حق کا پرچار کیا۔ اور تثلیث کی جگہ توحید کی تبلیغ کی۔ بوقت رخصت بشپ فرانسس و مسز فرانسس نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور آئندہ آنے کے لئے دعوت دی۔

ہفتہ واری جلسہ آج صبح ۱۱ بجے ہفتہ واری جلسہ ہوا جس میں قریباً ۵۰ احمدی اصحاب شامل تھے۔ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ختم ہوا۔ اختتام پر تین نئے جنٹلمین و ایک لیڈی دائرہ اسلام میں داخل ہو کر جماعت مخلصین کی مسرت کا باعث ہوئے۔ نیز ایک ہندوستانی احمدی صاحب کے گھر خدا تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ جس کے کان میں حضرت مفتی صاحب نے اذان کہی۔ دن بدن تبلیغی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے۔ انشاء اللہ مسلم سن رائز اپنی نورانی کرنوں سے سیاہی مایل دلوں کو جلد منور کریگا۔ والسلام

خاکسار محمد یوسف خان آف جہلم ۱۷ر ستمبر ۱۹۲۲ء از شکاگو

مسیح موعود و علماء زمانہ ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا۔ "ماسٹر عبد الرحمن صاحب کی کتابیں (مسیح موعود و علماء زمانہ) جو بطور سوال و جواب لکھی گئی ہیں وہ لڑکیوں کے لئے بہت آسان اور مفید ہیں" احباب کو ان کتابوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب کے موتی نے کو

خدا کی نعمت عجیب ہے

خدائے تعالیٰ کے فضل سے جواہرات ملتے ہیں۔ خواہ امیر ہو یا غریب ہر ایک چاہتا ہے۔ مگر بعض بغیر کوشش کئے نا امید و مایوس بلکہ تمام عمر غفلت سے دل ہی دل میں افسوس لئے بیٹھے رہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو ضرور توجہ فرمانی چاہیئے۔ آخر خدا ہے۔ اس نے اپنے کرم سے ہر بیماری سے بچنے کے سامان رکھے ہیں۔ مگر فائدہ اٹھانے والے توجہ نہ کرکے خدا کی دی ہوئی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ ۱۹۱۰ء میں خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر یکے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ چونکہ حضرت مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ بہت مہربانی فرماتے تھے۔ کیونکہ ۱۹۰۹ء میں میں نے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے مجھ سے فرمایا۔ میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیماری ہے۔ لوگ توجہ نہیں کرتے۔ یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو۔ اس کے استعمال سے خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں یہ عجیب علاج ہے۔ میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس دوائی کے استعمال کے بعد میرے ہاں تین لڑکے خدا کے فضل سے پیدا ہوئے۔ جن دوستوں کے ہاں یہ بیماری ہو۔ یہ عجیب دوائی استعمال کریں۔ یقیناً خدا کے فضل سے نرینہ اولاد ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنے۔

المشتہر عبد الرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

322

ہندوستان کی خبریں

موپلہ قیدیوں کی گاڑی کا حادثہ

کوئمبٹور ۹ر نومبر
سرکاری وکیل نے کل شام کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایچ ایل بریوڈ کی عدالت میں ایک عرضی دعوے بنام سارجنٹ اینڈریوز ہیڈ کانسٹیبل گوپال نائر نرائن نائر راونی نائر را دھنبیار پی کنھیا اور پی کنھونی نائر مقابیم زیر دفعات ۳۰۴ ضابطہ فوجداری و ۱۲۸ و ضابطہ قانون ریلوے بحکم سرکار موپلہ قیدیوں کے گاڑی کے حادثہ کے متعلق پیش کیا۔

سر ولیم ونسنٹ کو الوداعی پارٹی

دہلی ۹ر نومبر
وائسرائے اور لیڈی ریڈنگ ۲۰ نومبر سوموار کو سر ولیم کو الوداعی پارٹی دیں گے۔

اکالیوں کی گرفتاری

(امرتسر ۱۰ر نومبر)
آج ایک سو پانچ اکالی گرفتار ہوئے۔ اور کل میزان ۵۰۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

اٹک کے اکالی قیدیوں کا مقاطعہ جوعی

(امرتسر ۹ر نومبر)
گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا اعلان مظہر ہے۔ کہ اٹک کے اکالیوں نے خراب خوراک کے باعث اور کم پانی ملنے کے سبب مقاطعہ جوعی کر دیا ہے۔

افغانی سرحدی حملہ کی افواہ غلط ہے

(دہلی ۸ر نومبر) اخبارات کی یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ کہ مشرقی ترکیہ کے معاملات سے متاثر ہو کر امیر افغانستان اپنی فوجیں سرحد کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔

کونسل پر چھاپا مار کر تباہ کر دو

لکھنؤ ۸ر نومبر۔ آج پنڈت موتی لال جی نہرو یہاں تشریف لائے شام کو آپ نے ایک عظیم الشان پبلک جلسہ میں تقریر کی۔ جس میں آپ نے کونسلوں میں داخل ہونے کے سوال پر بحث کی۔ آپ نے کہا۔ کہ کونسلوں پر چھاپا مار کر انہیں تباہ کر دینا چاہیئے۔

سردار ندہان سنگھ کی بریت

ہوشیارپور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل ۸ر نومبر کو سردار ندہان سنگھ جی عالم بری کر دیئے گئے۔

بمبئی میں ایک خوفناک قتل

(بمبئی ۱۰ر نومبر) بوہرہ قوم کے دو فرقوں میں جو دشمنی پڑ گئی ہے۔ وہ بڑھ رہی ہے۔ ایک شخص نے بوہرہ ملاں کے خلاف ہائی کورٹ میں شہادت دی تھی۔ اسے ایک دواساز کی دکان میں سخت مجروح کیا گیا۔ جب اُسے شفاخانہ میں لایا گیا تو وہ جاں بحق ہو گیا۔

کلکتہ میں کونسلوں میں داخلہ کی مخالفت

کلکتہ ۸ر نومبر سول نافرمانی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کی اشاعت کے ساتھ کلکتہ میں پولیٹیکل سرگرمی شروع ہو گئی ہے۔ اہل بنگال کی رائے جیسا کہ یہ اخبارات میں ظاہر کی جاتی ہے۔ کونسلوں کے داخلہ کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ آج کالج سکوئیر میں زیر صدارت ڈاکٹر پرنسپل چندر گوش ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں [illegible] ہندو اور مسلمان اصحاب نے تقریریں کیں۔ تمام نے داخلہ کی مخالفت کی۔ کئی تقریر کنندگان نے [illegible] کے رویہ کی مذمت کی۔

جمیعۃ العلماء ہند اور موجودہ ترکی کا جھگڑا

دہلی ۱۳ر نومبر جمیعۃ العلماء ہند کی مجلس عاملہ کے غیر معمولی اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ اور جناب حکیم اجمل خان اور ڈاکٹر انصاری کے دستخط سے ایک مشترکہ اعلان شائع کیا گیا ہے جس میں مشرق قریب کے حالات پر خیالات کا اظہار کیا گیا ہے قرارداد منظور شدہ اور اعلان شائع کردہ میں ان خبروں کو جو خبروں کی وساطت سے ہندوستان میں پہنچتی ہیں۔ شک و شبہ کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ اس لئے مجلس عاملہ خلیفۃ المسلمین کی مذہبی یا دنیوی اقتدار کی علیحدگی کے متعلق کوئی فتویٰ صادر نہیں کر سکتی۔ ہاں یہ مجلس عاملہ کو اعتماد ہے کہ مسلمانان ہند حسب معمول حکومت انگورہ کی مدد کرتے رہیں گے کیونکہ ان غازیان اسلام نے حفاظت اسلام کی ہے۔

دوسرا فوجی اکالی جتھا

۱۲ر نومبر ایک سو دس فوجی وظیفہ یافتگان کا دوسرا جتھا زیر کمان رسالدار رنجیت سنگھ گورو کے باغ کو روانہ ہوا جتھہ کے آگے آگے بینڈ بج رہا تھا اور ایک کیسری جھنڈا پیچھے جا رہا تھا۔ رسالدار بہادر اپنی فوجی وردی پہنے تھے۔ اور وردی کے اوپر تمغے اور نشان لگا رکھے تھے نشان میسوپوٹیمیا بنارس فوج کا تھا۔ باقیماندہ فوجی اکالی سپاہ اور گورود دریاں پہن رہے تھے۔ ان میں سے بھی بعض فوجی نشان لگائے ہوئے تھے۔ جس وقت جتھہ شہر سے گذرا ہے تو تمام راستے بند ہو گئے تھے۔ اندرون بالکل بند تھی۔ مکانوں کی کھڑکیاں ان میں عورتیں آدمیوں سے بٹی پڑی تھیں۔ اور پھولوں کا مسلسل مینہ برس رہا تھا۔ جتھہ گورو کے باغ ہو کر ایک دن آرام کرے گا۔ اور پھر گرفتاری کے لئے آگے بڑھے گا۔

آثار قدیمہ کی دریافت کے متعلق افغانستان کا معاہدہ

الہ آباد ۱۱ر نومبر پایونیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ افغانستان اور فرانس کے وفد کے درمیان جو آثار قدیمہ کی دریافت کے لئے مقرر ہوا [illegible] پایہ پر [illegible] ہو گیا ہے۔

لکھنؤ کونسل میں مسلمانوں کو شکست

لکھنؤ ۱۱ر نومبر مجلس وضع قوانین میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے مسودہ قانون بھی غالب رائے سے ترمیم پاس ہو گئی۔ کہ ازمنی پر ۳ فی صدی کی بجائے جیسا کہ پہلے تجویز تھا۔ ۱½ فیصدی زائد ٹیکس لگایا جاوے۔ مسلمانوں کی رائے تھی۔ کہ زائد ٹیکس بالکل نہ لگایا جائے مگر بڑوں۔ زمینداروں اور زیادہ تر ہندوؤں کے ایک طرف ہو جانے سے مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

نڈیاد کی ترک موالات میونسپلٹی اور حکومت

احمد آباد ۱۱ر نومبر حکومت بمبئی کے حکم سے نڈیاد میونسپلٹی کے صدر کو جس نے دیگر ترک موالات ممبروں کی معیت میں ممبری سے استعفا نہیں دیا تھا علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے نڈیاد میونسپلٹی اور قومی تعلیمی مجلس کے نام حکم جاری کیا ہے۔ کہ وہ جواب دے کہ کیوں نہ مقامی جیل میں [illegible] گیا کیونکہ انہوں نے حکومت کے ذریعہ مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار

غیر ممالک کی خبریں

خلیفۃ المسلمین برطانی جنگی جہاز میں

لندن - ۱۰ر نومبر - ٹائمز کا وقائع نگار مقیم پیرس رقمطراز ہے - کہ اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ سلطان معظم نے ایک برطانی جنگی جہاز میں پناہ لی ہے -

قسطنطنیہ کے حالات تاریکی میں

لندن - ۱۰ر نومبر - گذشتہ اڑتالیس گھنٹہ میں قسطنطنیہ سے کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی - باخبر اشخاص کو حالات کے ذریعہ اصلاح ہونے کی کوئی خبر نہیں - حالت کو بہت مشتبہ بتایا جاتا ہے - حکومت کا آخری فعل یہ تھا کہ اپنے ہائی کمشنروں کی اس تجویز کی تائید کرے - کہ اگر رافت پاشا سے گفت وشنید کرنے کا نتیجہ یہ نہ ہوا کہ ترک اور اتحادی مل کر انتظام کریں - تو قسطنطنیہ کے گرد قلعہ بندی کر لی جائے گی - کوشش کیجا رہی ہے - کہ قسطنطنیہ کے گرد ونواح کے جنگی جہازوں کے ساتھ بے تار پیام رسانی کا تعلق قائم کیا جائے - جس سے وہاں کی حالت پر کچھ روشنی پڑ سکے - کابینہ کا خیال ہے - کہ حالت میں کوئی ترقی یا اصلاح نہیں ہوئی - حکومت کی آرا بہت خفیہ رکھی جاتی ہیں - اور وہ بہت محتاط ہے - کہ اتحادیوں اور ترکان احرار کے نمایندگان کی گفت وشنید پر قبل از وقت کوئی رائے قائم کی جائے -

خلیفۃ المسلمین ابھی معزول نہیں ہوئے

قسطنطنیہ - ۱۰ر نومبر - حالت بہت رو بہ اصلاح ہے - کیونکہ رافت پاشا نے اتحادی بین الملی پولیس کے افسر اعلیٰ سے ملاقات کے دوران میں فرمایا کہ سلطان وحید الدین سادس ابھی تک خلیفہ ہیں -

خلیفۃ المسلمین اور رسم سلاملق

قسطنطنیہ - ۱۲ر نومبر - سلطان المعظم اور درباری گارڈ میں بیٹھ کر قصر بلدیز کو گئے - تاکہ رسم سلاملق کی تقریب ادا کریں - نئی حکومت کے نمایندگان شامل نہیں ہوئے -

مجلس مصالحت کا انعقاد

قسطنطنیہ - ۱۰ر نومبر - امید کی جاتی ہے - کہ مجلس مصالحت لوزین کا اجلاس ۲۰ر نومبر کو ہو گا - اسی اثناء میں اتحادی ابتدائی بحث کے فرائض طے کر سکیں گے -

مجلس مصالحت میں ترکی کا قائم مقام

پیرس - ۱۰ر نومبر - انگورہ کا ایک پیغام مظہر ہے - کہ مجلس مصالحت میں عصمت پاشا کے علاوہ رشید بے اور شفاعت بے بھی شامل رہیں گے -

قسطنطنیہ سے عیسائیوں کے اخراج کی تجویز

حکومت ملیہ انگورہ قسطنطنیہ سے عیسائیوں کے کامل اخراج کی تیاریاں کر رہی ہے - بہت سے یونانیوں اور یہودیوں کو ابھی سے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ رخصت ہو جائیں -

خلافت اور سلطنت میں تفریق نہیں ہو سکتی

پیرس - ۹ر نومبر - ترکی جرنیل شریف پاشا نے مصطفیٰ کمال پاشا کو ایک برقی پیغام ارسال کیا ہے - جس میں آپ نے خلیفہ کو سلطانی حقوق سے محروم کرنے کے خلاف احتجاج کیا ہے - اور کہا ہے کہ اس سے اسلام میں ایک فتنہ عظیم پیدا ہو گا - جس کے نتائج عالم اسلام کے لئے نہایت خطرناک ہوں گے - اور امید ظاہر کی ہے کہ ان کا اقتدار اس غلطی کو روک دیگا -

لارڈ کرزن اور خلیفۃ المسلمین کا عزل

لندن - ۹ر نومبر - لارڈ کرزن نے اپنی حال کی تقریر میں سلطان ترکی کی معزولی اور خلیفہ کی مادی طاقت کی منسوخی کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے - کہ مجھے حیرت ہے - کہ مسلمانان عالم عموماً اور مسلمانان ہند خصوصاً کیا خیال کریں گے - جن سے کہا گیا تھا کہ انہیں اس وجہ سے برٹش گورنمنٹ کو شبہ اور رنج کی نظروں سے دیکھنا چاہیئے - کہ ہمارے متعلق فرض کر لیا گیا تھا - کہ ہم وہی مقصد رکھتے ہیں - کہ جو اب ترکوں کا ظاہر ہوا ہے - اس واقعہ نے شبہات کے متعلق جو ہمارے متعلق کئے جاتے تھے - مکمل جواب دیدیا ہے -

حکومت انگورہ کے مطالبات

لندن - ۹ر نومبر - حکومت انگورہ کے مطالبات میں جن کا ذکر رائٹر کے پیغام قسطنطنیہ مرسلہ ۷ر نومبر میں کیا گیا تھا - موصل عراق (عرب) کا حصول سرحد شام کی اصلاح یونان سے چوبیس کروڑ پونڈ تاوان جنگ کی وصولی یونان کے دعوے مغربی تھریس سے انکار - مغربی تھریس کے باشندوں کی رضامندی پر اصرار اور یونانی جزائر کی آزادی کے مطالبات شامل ہیں - جو ایشیائے کوچک کے ساحل سے نزدیک واقع ہیں -

فرانس اٹلی اور برطانیہ کا مزید اتحاد

لندن - ۸ر نومبر - ایوننگ نیوز کو معلوم ہوا ہے - کہ فرانس اور اٹلی نے برطانیہ عظمیٰ کو پورا پورا یقین دلا دیا ہے - کہ وہ قسطنطنیہ میں امن قائم کرنے کے لئے اس کی تائید و حمایت کرینگے - توقع کی جاتی ہے - کہ آج اتحادی ترکان احرار کو ایک یادداشت بھیج رہے ہیں - جس کے متعلق پیرس میں بیان کیا جاتا ہے - کہ وہ ایک قسم کا الٹی میٹم (اعلان جنگ) ہے - جس میں ہنگامی صلح کی شرائط کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے -

امریکن جنگی جہاز کی روانگی قسطنطنیہ کو

لنڈن ۹ نومبر - واشنگٹن - محکمہ بحری نے ٹیس برگ نامی جنگی جہاز کو حکم دیا ہے کہ جبل الطارق سے فوراً قسطنطنیہ چلا جائے تاکہ بر وقت ضرورت کام آسکے -

اتحادیوں کی ترکان احرار کو دھمکی

قسطنطنیہ ۹ - نومبر - آج شام کے سات بجے اتحادی ہائی کمشنران نے نمایندہ انگورہ کے ایک یادداشت حوالی کی ہے - جس میں مذکور ہے کہ معاہدات مدروس اور مدانیہ کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے ترکان احرار نے شہر میں جو احکام نافذ کئے ہیں اگر ان کو واپس نہ لیا گیا تو انہیں اپنی اپنی حکومتوں سے ضروری تدابیر اختیار کرنے کے متعلق مشورہ کرنا پڑے گا -

موجودہ وزارت اور مسٹر لائیڈ جارج

لنڈن ۹ نومبر - مسٹر لائیڈ جارج نے سیاحت ویلز کے دوران میں بمقام ہیمر وک ڈاک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تین ہفتوں کی خاموشی کے بعد فریق ہیمر غیر معمولی انحطاط جرمنی کی مکمل اقتصادی تباہی اور عہد نامہ ملتوی ہوتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اس سے اعلان کیا کہ ترکوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اب ان کا مقابلہ پہلے کی نسبت کم مضبوط حکومت کے ساتھ ہے - لارڈ کرزن نے مضبوطی و استقلال کے لئے کچھ زیادہ شہرت حاصل نہیں کی -